بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

وطنِ عزیز مملکتِ اسلامیہ پاکستان آج جن حالات سے دوچار ہے اس کی سنگین نزاکتوں کو سوچتے سوچتے قوٰی ماؤف اور حواس بجا طور پر معطل ہو جاتے ہیں، پاکستان اسلام کے نام پر تمام مادی، وطنی، علاقائی اور جغرافیائی جذبات اور احساسات کو قربان کرنے کی سب سے بڑی مثال تھی اور گذشتہ کئی صدیوں میں اسلام کے نام پر اس کے نام لیواؤں کی مال جان اور عزّت و آبرو کی سب سے بڑی قربانی ذرا سوچیئے تو پچھلے دو سو برس سے ہمارے اسلاف نے غلامی کا جُوا اتار پھینکنے کیلئے کیا کچھ نہیں کیا۔ یہ آزادی اُن لامثال قربانیوں کا صلہ تھی جس کی صبح کے انتظار میں ان گنت ستاروں کا خون ہو چکا تھا۔۔۔ مگر اتنی عظیم نعمت کا ہم نے کیا شکریہ ادا کیا۔۔۔؟ ہم نے قدرت کی دی ہوئی اس عظیم الشان نعمت کی ہر طرح اور بڑی بے دردی سے ناقدری کی۔ اخلاق، سیاست، معاشرت، تمدّن، معاشیات اور تعلیم و تہذیب وہ کونسا میدان تھا جس پہ ہماری ناشکر گذاری کی پرچھائیں تک پڑ چکی ہو۔ ہم نے آزاد ہوتے ہی منزلِ مقصود سے منہ پھیر لیا اور نتیجہ میں ولاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ کے چوراہے تک پہنچ گئے۔۔۔ ہم نے غلامی سے نجات پا کر خدائے حی و قیوم کے بتلائے ہوئے راستوں کو چھوڑا اور بنی اسرائیل کی طرح۔ اجعل لنا الٰھًا کما لھم آلھۃ۔ کا نعرہ لگایا اور اپنی آس امریکہ برطانیہ روس و چین سے لگا بیٹھے۔ اسلامی نظریہ چھوڑ کر باقی ہر لحاظ سے جس ملک کا خمیر اور تانا بانا افتراق اور انتشار کی بنیادوں پر اٹھایا گیا تھا، اسے ہم ایمانی رشتوں اور اسلامی بندشوں سے ہی ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا سکتے تھے مگر ہم نے اس ایمانی زنجیر پر کتنی کاری ضربیں لگائیں اور بالآخر یہ ظلم اور ناقدری فلسفہ عروج و زوال اقوام کے عین مطابق او یلبسکم شیعًا و یذیق بعضکم بأس بعض کی شکل میں سامنے آگئی۔

گندم از گندم بر آید جو ز جو ۔۔۔ از مکافاتِ عمل غافل مشو

شامتِ اعمالِ ما صورت نادر گرفت ۔۔۔ انّ بطش ربک لشدید۔ خداوندِ کریم کا اعلان ہے کہ شکر گذاری مزید انعامات کا سبب بنتی ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم۔

مگر آہ! حرماں نصیبی کہ جو سرزمینِ اسلام کیلئے ایک تجربہ گاہ۔ معمل۔ اور اقوامِ عالم کے لئے اس مادیت زدہ دور میں ایک مثالی عادلانہ ریاست بن سکتی تھی۔۔۔ وہ ہماری مقصد فراموشیوں کی وجہ سے آج تماشاگاہِ عبرت بن گئی ہے۔ اور ناشکری کا دبال سامنے نظر آنے لگا ہے۔ ولئن

کفرتم ان عذابی لشدید ـــــ لوگ ان حالات کے اسباب اور محرکات ظواہر میں ڈھونڈھتے ہیں، مگر مسلمان کی نگاہ ظاہر سے زیادہ باطن پر رہنی چاہیے۔ مسلمان قوم اگر کھوج لگانا چاہے تو قرآن کریم کا فلسفۂ عروج و زوال ایک کھلی ہوئی اور بولتی ہوئی حقیقت اس کے سامنے رکھ دیتی ہے ـــــ آزادی کے بعد کیا فرد اور کیا معاشرہ، کیا رعایا اور کیا حاکم، کیا قوم اور کیا لیڈر، سب کا ضمیر احساس امانت سے عاری ہوگیا اور سبکی زیادہ تر ذمہ داری حکمران طبقے پر رہے گی۔ الناس علی دین ملوکھم۔

صحیح قیادت جو کبھی مسلمانوں کو میسر تھی وہ مفقود ہوگئی اور دیانتدار قیادت کی جگہ بدنیتی اور بددیانتی نے لے لی۔ پُرفریب نعروں سے اقتدار کی ہوس رکھنے والوں اور عوام کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے والوں نے خالی میدان پر شبخون مار کر اپنی لیڈری کی دکان آراستہ کرلی اور قوم کو اس گھاٹ تک پہنچایا۔ فاوردھم النار وبئس الورد المورود ـــــ قوم نے انتخابات میں دونوں حصوں میں جو فیصلہ کیا وہ ایسی قیادت کا ایک ہولناک اور غیر طبعی ردّ عمل تھا۔ ہمارے علمی اخلاقی اور فکری افلاس امانت، دیانت، تدبر، اخلاص اور عمل سے عاری گھناؤنی تصویر کو دیکھ دیکھ کر کچھ اللہ والوں نے ایمانی فراست سے موجودہ نقشہ قائم کرنے کی اگر مخالفت کی تھی تو وہ ایک اسلامی ریاست کی تشکیل کی ہرگز مخالفت نہ تھی۔ بلکہ شاید ان کی عقابی نگاہیں ایمان کی روشنی میں ہمارے موجودہ کردار اور اطوار کو بھانپ گئی تھیں۔ پھر اُن کے جو اندیشے اور خدشے تھے کیا ایک ایک کفلق الصبح صادق نہیں ہوئے؟ ـــــ آج مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد وزیر اعظم جی ایم صادق کو یہ کہنے کی جرأت ہورہی ہے کہ "دو قومی نظریہ ایک فریب تھا" اس نے یہ بھی کہا کہ پاکستان میں اب جو واقعات پیش آرہے ہیں وہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہم نے بھارت سے اپنی قسمت وابستہ کرکے انتہائی صحیح فیصلہ کیا تھا ـــــ کاش! ہمارے پاس عمل کی دنیا میں آج ایک ایسی قوت ہوتی کہ اتنا تلخ طمانچہ لگانے پر ہم اس کے ہاتھ کاٹ سکتے۔ ہم اُس کی زبان نوچ کر دنیا کو سمجھاتے کہ دیکھیے دو قومی نظریہ ایک زندۂ جاوید حقیقت ہے اور اسی حقیقت کو جھٹلانے والے کتنے عیار ہیں۔ مگر آہ! ہم جواب دیں تو کیا۔ اور ان حالات تک پہنچانے میں خراج تحسین پیش کریں تو کس کو ـــــ جی ایم صادق کو یہ جواب تاریخ دے سکے گی کہ دو قومی نظریہ ایک فریب تھا یا حقیقت ـــــ مگر اب پاکستان جب بن چکا ہے تو ہم اسے ایک زندہ جاوید حقیقت دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے کعبہ و قبلہ کی طرح محترم ہے، ہم اسکی کسی ایک اینٹ کو بھی اپنی جگہ سے الگ نہیں کرنا چاہتے۔ یہ برّ صغیر کے کروڑوں مسلمانوں کی امیدوں کا آخری سہارا ہے۔ مسلمانوں کے

خون اور ہڈیوں سے تعمیر کی گئی یہ مسجد مقدس کب تخریب اور بربادی کی روادار بن سکتی ہے۔ ہم مسلمان ہیں، اور ہم پاکستانی ہیں، جو لوگ اس نعمتِ خداوندی کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں خواہ ان کا تعلق مغرب سے ہو یا مشرق سے وہ پورے برصغیر کے مسلمانوں کے قاتل بننا چاہتے ہیں۔ ہم پاکستان کے ہیں اور پاکستان ہمارا۔ اسکی حفاظت اور بقاء کیلئے اپنی ہر متاع قربان کرنا ہمارا مذہب اور ہمارا دین ہے اور یہ صرف اور صرف اس لئے کہ یہ کروڑوں مسلمانوں کی پناہ گاہ اور اسلام کی حاکمیت کے نام پر حاصل کی گئی سرزمین ہے۔ اور جب تک یہاں اللہ کی حکمرانی قائم نہیں ہوگی پوری قوم کا اجتماعی ضمیر مردہ رہے گا۔ دنیا کی قومیں ہماری مقصد فراموشی کا مذاق اڑاتی رہیں گی۔ ہم اللہ کے ہاں اپنی مسئولیت سے عہدہ برآ نہیں ہوں گے۔ ہماری یہ مصیبتیں عافیت اور راحت سے نہیں بدلیں گی۔ اگر ہمیں لوٹنا ہے تنزل سے ترقی اور افتراق سے اتحاد کی طرف تو اللہ کی اسی رسّی کو مضبوطی سے تھام کر ہی اپنی شیرازہ بندی کر سکتے ہیں جسے تھام کر ہم نے پاکستان کو پایا ــــ آج اگر اسے بچانا ہے تو اسی سبق کیطرف لوٹ جاؤ۔ پناہ صرف اللہ کے دامن میں مل سکتی ہے۔ آج ہماری حالت علیٰ شفا حفرۃ من النار۔ کی ہے۔ کاش! یہ حالات ہمارے لئے سبق بن سکیں ــــ خاکم بدہن اگر ہم نہ سنبھلے اور ہمارا رہا سہا شیرازہ بکھر گیا تو پاکستان کی تباہی برصغیر کے مسلمانوں کے لئے تاریخ کی سب سے بڑھ کر تباہی ثابت ہوگی۔ خلافتِ عباسیہ کے زوال مسجدِ اقصیٰ کے کے سقوط اور فتنۂ تاتار و ہلاکو سے بڑھ کر ــــ المیہ ــــ! اس لئے کہ بظاہر اس کے بعد برصغیر کے تقریباً بیس کروڑ مسلمانوں کو کہیں بھی پناہ گاہ نہ مل سکے گی اور اسلامی دنیا کے نقشہ پر کسی اور اسپین اور روسی ترکستان کے دھندلے اور مٹے ہوئے نقوش ابھر آئیں گے ولا فعلها الله كذلك ان اللہ لا یغیر مابقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ آج پھر قرآن کریم ہم سب کو مشرق اور مغرب کے ہر باشندے کو بہ بانگِ دہل کہہ رہا ہے: وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر۔ یہ چند بے ربط اور ناتمام درد انگیز نالے ہیں جو آج کی فرصت میں پیش قارئین کئے گئے ؎

اندکے پیش تو گفتم غمِ دل ترسیدم
کہ تو آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

ربنا لا تؤاخذنا بما فعل المترفون والسفہاء منا ان ہی الا فتنتک۔ ربنا لا تجعلنا فتنۃً للقوم الظالمین ونجنا برحمتک من ہذا الکرب العظیم۔

واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل۔

سمیع الحق